تذکرۃ المشاہیر

پہلا حصہ

زمانہ قدیم کے نامآوروں کے ذکر میں

حسب الارشاد

جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی

باہتمام

صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی کے

منشی سداسکھ لال نے

اردو میں ترجمہ کیا

مطبع نورالابصار

سنہ ۱۸۵۴ع
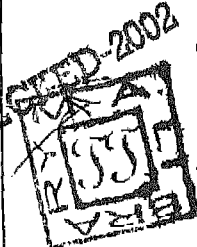
دوسری بار چھپا ۳۰۰۰ جلد

قیمت فی جلد ۲ ۶/

2d Ed. 3000 copies

Price 2 as 6 pie

گورنمنٹ سنٹرل بکڈپو

دیباچہ

پوشیدہ نہے کہ اس کتاب تذکرۃ المشاہیر مین بڑے بڑے نامی
عالی ہمت اور فتحمند بادشاہون اور امیرون اور فہیم و ذکی عالمون اور
فاضلون کا مذکور ہے اور اسکے ترتیب دینے سے دو فائدے متصور ہین
ایک یہہ کہ پڑھنے والون کو اچھے اچھے اور عقلمند لوگون کے حال سے واقفیت
ہوکر بصارت حاصل ہوگی اور سرمایہ فہم و فراست کا جمع آئیگا اور دوسرے
یہہ کہ ان حالات کا پڑھنا گویا سیر ان ملکون کی ہے جنمین کہ وہ لوگ
پیدا ہوئے تھے اسواسطے ملکہ علم تواریخ کا بھی عموماً اسکے مطالعہ سے
بہم پہنچیگا اسکے سوا یہہ انتخاب مختصر زمانہ متقدمین اور متاخرین دونوسے
خبر دیتا ہے اور یوروپ اور ایشیا کے نامورون کا حال اسکے دیکھنے
سے عیان ہوتا ہے پس اس نظر سے کہ مطالعہ کرنے والون کے دل پر مختلف

مضمونون کا نقش صفائي سے جمے اور حافظہ کو اسکے نگاہ رکھنے مین آسانی حاصل ہو یہہ کتاب چھہ حصون پر تقسیم کي گئي

پہلا حصہ	زمانہ قدیم کے نام آورون کے ذکر مین
دوسرا حصہ	یونانیون کے بیان مین
تیسرا حصہ	رومیون کي تواریخ مین
چوتھا حصہ	متاخرین کے ذکر مین
پانچوان حصہ	ممالک شرقي کے نام آورون کي تاریخ مین
چھٹا حصہ	عالمون اور فاضلون کے تذکرہ مین

پہلا حصہ

تذکرہ سیباسٹرس

۱۵۰۰ سے ۱۴۰۰ برس تک کا حال قبل مسیح

مصریون کی عالیشان عمارتونکے نشان جیسے مخروطی مینارین اور مدفنون کے تہ خانے اور معبد لگا ہین اور بڑی بڑی دیو ہیکل مورتین جو اب تک باقی ہین انسے ثابت ہوتا ہے کہ اوس قوم کے پرانے لوگ اپنی یادگار صفحہ روزگار پر قایم رکھنے کا نہایت شوق رکھتے تھے اور اونکی تواریخ بھی ایسی دلچسپ ہے کہ پڑھنے والون کے دل کو خواہ نخواہ اپنی طرف کھینچتی ہے مگر البتہ دروغ کی آمیزش سے خالی نہین سوا سپر کیا منحصر ہے اگلے زمانہ کی جتنی روایتین اور حکایتین ہین سب مین لوگون نے مبالغے خرچ کیئے ہین اور اپنی طرف سے بہت کچھہ ملایا ہے بہرحال اوس ملک کی کئی باتین اب بھی نوادرات عالم سے گنی جاتی ہین چنانچہ وہان کے لوگون نے جو علامتین بجاے حرفون کے مقرر کی تھین ایسی مشکل تھین کہ بڑے بڑے عالم اور فاضل فہیم و ذکی مغز مار چکے ہین لیکن آج تک اِس عقدہ لاینحل کو کسی نے اپنی فکر کے ناخن سے نہین کھولا اور کوئی اونکی تہ کو نہین پہنچا تواریخون سے ثابت ہے کہ مصر کی سلطنت بہت قدیم ہے اور وہانکے

لوگون نے علم و ہنر مین جلد ترقي کرکے اپنے ملک کو عالم کي تائید سند چیزون کا
مرکز بنا یا تھا اوسي اوج موج کے زمانہ کي حکایت ہے کہ اوس قوم مین ایک
بادشاہ ایسا زبردست قوي بازو ہوا جسنے ایشیا کے مغرب اور افریقیہ کے شمال
مین دور دور کے ملکون کو سر کرکے اپني قلمرو مین داخل کیا اس بادشاہ کا نام
سیسا سترس تھا اور رامیسیس بھي اوسے کہتے ہین جن ملکون کو اسنے فتح کیا
اونمین سیکڑون برسون تک اوسکے بنائے ہوئے نشان قایم تھے بلکہ تحقیق مصري
کے اکثر پرانے معبدون اور محلون مین اوسکي مہمون اور معرکون کي تصویرین ابتک
موجود ہین لیکن اونسے بھي یہہ نہین معلوم ہوتا کہ یہہ زبردست بادشاہ کس
زمانہ مین ہوا تھا مگر محققون نے دریافت کیا ہے کہ سنہ ع کے شروع سے
چودہ سو برس بلکہ اور بھي پیشتر عرصہ وجود مین آیا پرانے زمانے کے جوانمردون
اور بہادرون کے قصہ کي طرح اس بادشاہ کي تواریخ مین بھي جھوٹ بہت ملا ہے
اسواسطے کہ اوس سے پہلے شاعرون نے لکھا تھا اگر مورخ لکھتے تو ایسا نہوتا *

سیسا سترس کا مولد تحقیق مصري ہے جو کسي زمانہ مین ایسي رونق
رکھتا تھا کہ اگلے پچھلے وقتون کے تمام شہرون مین سے کوئي شہر اوس سے
لگا نہین کھاتا اور زمانہ اوس بادشاہ کي ولادت کا وہ بتاتے ہین جب
مصریون نے گلہ بانونکي قوم کے بادشاہونکو نکال کے بہتري اور بہبودي
کے میدان مین اول قدم رکھا اوسکا باپ امینافس نام ابتدا سے فن

سپہ گری کے سکھانے مین مصروف ہوا اور اپنی قلمرو مین حکم نافذ فرمایا کہ جتنے
لڑکے شاہزادہ کی ولادت کے سال مین پیدا ہوئے ہین سب جمع کیئے جائین
تاکہ بالفعل پڑھنے لکھنے مین اوسکے ہم سبق ہون اور پیچھے لڑائیون کے میدان
مین رفاقت کرین لیکن سیپاسٹرس کو زمانہ کی گردش نے باپ کی تعلیم
سے زیادہ تر اگلے عزمونکی قابلیت بخشی اوسکی طفولیت کے دنون مین ہی گلہ بانون
کی قوم نے پھر آکر مصر پر چڑھائی کی اور اپیافس مقابلہ کی تاب نلاکر
ایتھیوفیا کی طرف بھاگ گیا اور شہزادہ کو جو اون ایام مین کل پانچ برس کا
تھا کسی دوست کے سپرد کر گیا جب یہہ بڑا ہوا ایسا نڈر اور زور آور شجاع
تھا کہ کئی شیر اور ملک حبش کے وحشی درندون خونخوار سے تن تنہا نبرد کر کے
اونپر غالب آیا اور آغاز شباب مین اپنے ہم عمر رفیقون کو جمع کر کے اپنے
باپ کی کمک کے لیئے گلہ بانونکی فوج پر چڑھ گیا چنانچہ وہ مہم فتح و فیروزی
کے ساتھ آخر ہوئی اور غنیم ملک سے نکالا گیا بعد اسکے جب سیپاسٹرس کے
باپ کا انتقال ہوا تب پھر اوسنے گلہ بانونکی اوس قوم پر حملہ کیا جو مصر کے
پورب طرف کوہستانی اضلاع مین رہتے تھے اور شاید عرب کی قوم سے
تھے اور اون سب ظالمون کو اپنا مطیع کر کے اونکے قلعون کو مسمار کر دیا
اور ایسی فتح پائی کہ اون لوگونکا نام ونشان بھی باقی نرہا تب اس
بادشاہ نے بحر عرب اور بحر ہند کی طرف عزیمت کی اور وہ بیڑا جو اس مہم کے

واسطے تیار ہوا جنگی غرابون کا تھا مگر یہہ غرا بین اوس قسم کی نہین جیسی
مصر کے لوگ دریاے نیل مین لیجایا کرتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
گلہ بانونکی قوم نے اونھین بنایا تھا اور یہہ سیپانشڑس کی عقلمندی تھی
کہ جسکو فتح کیا تھا اون ہی سے یہہ کام لیا ٭
جنوبی سمندرون مین اوسکا مقابلہ ہندؤن اور ایشیائی ایتھیوفیا
کے باشندون سے کہ دریاے سندہ اور خلیج فارس کے درمیان رہتے
تھے ہوا چنانچہ یہہ جہازی معرکہ اب تک اوس بادشاہ کے ایک پرانے محل مین
جسے مدینہ آبو کہتے ہین شہر تھیبس کے کھنڈرون کے اندر منقش ہے اور
اوس تصویر مین مصر والے تیر و کمان سے مسلح ہین اور اونکے رفیقون
کے ہاتھہ مین گرز ہین اور مخالفون کے ہاتھہ مین ڈھال و تلوار اور
ہندوستانیون کے سر پہ پر لگے ہوئے ہین اور اہل ایتھیوفیا سمور
کی ٹوپیان پہنے ہین مگر گلہ بانون کی قوم سے اوس معرکہ مین کسی کی
تصویر نہین ہے کیونکہ جس جگہہ انکی تصویر ہوتی ہے لنبی ڈاڑھیان اور
لٹکے ہوئے جامے بنائے جاتے ہین غرض سیپاسٹرس نے اس
مہم مین فقط سمندر کے کنارون پہ فتوحات کی مگر اوسکی بنائی ہوئی
عمارتون پر اکثر جگہہ ایک تصویر ایسی بھی دیکھی جاتی ہے کہ ایک قلعہ پہ
مہم کر رہا ہے سواگرچہ باختر کی مرز بوم مین قلعے بہت سے ہین لیکن

قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مہم وہانکی نہین ہے کسی اور جگہہ کی ہوگی اور بعضے مورخ
بیان کرتے ہین کہ اوس تصویر مین گلہ بانون کے کوہستانی قلعو پر حملہ کررہا ہے +

غرض کچہہ ہووانسے مراجعت کرنے کے بعد سیباسترس نے ایتھوپیای
حبشی کے باشندون پر کہ مصر کے اکثر جنوبی اضلاع اونکی حکومت مین تھے
خروج کیا اور اس مہم مین اوسکی فتح و فیروزی کے حالات جو مورخون نے
لکھے ہین اونکی تصدیق اوس عمارت سے ہوتی ہے جو کلابشی کے مقام مین
نکلی ہے لکھا ہے کہ اوس شہریار نے جنوبی افریقیہ کے رئیسون کو مطیع کیا اور
اونسے آبنوس اور طلا اور عاج پیشکش مین لیا اس ماجرا کی تصویر ایک عمارت پر
کہ خود اوس بادشاہ کی بنائی ہوئی ہے اب تک نمودار ہے بادشاہ ملوکانہ لباس
پہنے ہوئے اپنے تخت پر بیٹھا ہے اور جس رئیس کو اوسنے مغلوب کرکے قتل کیا تھا
اوسکی بیوہ اور یتیم لڑکون کو اوسکی صفت مین ایک نقیب حضور مین لاکے حاضر
کررہا ہے اور اوسکے پیچھے لوٹ کا سامان قسم اسلحہ اور ظروف اور غلہ وغیرہ سے
لئے کھڑے ہوئے ہین اوسکے بعد وحشی درندے اور اونکے نگہبان ہین اور اوس
زمرہ مین ایک شیر ہے اور ایک بکری اور کئی بڈھیان جنکے سینگ
صنعت سے پیچدار بنائے ہوئے ہین اور سب سے پیچھے پوستین اور آبنوس
پیشکش مین گذرانتے ہین اور دوسری طرف قیدیون کو باندہ کر قتل کرنیکے
واسطے لئے جاتے ہین اور اونکے پیچھے کئی قسم کے جانور مثل شکاری کتّا اور

بے دُم کا بندر اور زرافہ اور غزال نگہبانون کے ہاتھ مین رسّي سے
بندھے ہوئے ہین بعد اسکے عورتین اور لڑکے چلے جاتے ہین اور اونہین ایک
کتّا شکاري اور ایک شترمرغ بھي ہے جاننا چاہیئے کہ بے دُم کا بندر
اور شترمرغ اور زرافہ اُفریقیہ کے ملک مین بہت اندر کي طرف ہوتے
ہین اس سے معلوم ہوا کہ اوس بادشاہ نے اپنا تسلط بہت دور تک کیا تھا
اور ان جانورون مین ہاتھي کي تصویر نہین ہے اس سے دریافت ہوتا ہے کہ
اوسوقت تک یہہ قوي ہیکل جانور آدمي کي اطاعت مین نہین آیا تھا *

اِیثیوپیا کي فتح کے بعد سیسا سٹرس نے شام اور ایشیا ے
کوچک کے بہت سے اقطاع کو فتح کیا بلکہ تھریس تک پہنچا اور کولچس مین آبادي
کي بنیاد ڈالي غرض جس ملک کو اوسنے لیا اوسمین اپني فتح کے آثار باقي رکھنے
کے لیے ستون قایم کیے وہ ستون بہت مدت تک برقرار تھے اور اوسکي فتوحات
کي حدود کا نشان دیتے تھے چنانچہ ہرادوطوس نے ایکہزار برس کے بعد
ایشیا ے کوچک اور زمین کنعان مین اونکو دیکھا تھا القصہ سیسا سٹرس
نے بڑي بڑي مہمون کو سر کیا اور ہنوز فتوحات مین سرگرم تھا کہ اوسکا بھائي
اَرمائیس اوس سے بغي ہوگیا تب اسے مصر مین آنا پڑا ایک روز بھائي نے دغا
کرکے محل مین جہان بادشاہ مع اپنے زن و فرزندون کے سوتا تھا آگ لگا دیا
اوسوقت سیسا سٹرس نے ایسي سخت دلي کا کام کیا کہ جان کي حفاظت کے

واسطے اپنے دو فرزندونکو جلتی آگ مین ڈال کے اور اونکی نعش پر پانو رکھہ کے نکل گیا تب اوسکا بھائی انتقام کے ڈر سے بھاگا مورخ قیاس کرتے ہین کہ اوسنے یونان مین جاکے جنوبی قطعہ کو آباد کیا اور وہان اپنا نام **داناؤس** رکھا ※

جو عمارتین کہ **سیساسٹرس** نے **میمفیس** و **تھیبس** اور **نوبیا** مین بنائین بزرگی اور رونق مین اپنا ثانی نہین رکھتی تھین اور متاخرین محققین کی تلاش سے دریافت ہوا ہے کہ اونکے آثار ہنوز باقی ہین چنانچہ اسوقت کے دانا بھی اونکی مضبوطی اور پایداری کے قایل ہین کیونکہ تین ہزار برس سے یہہ عمارتین اب تک کھڑی ہوئی ہین اس زمانہ مین باوجود تمام کاریگری اور ہنر کے امید نہین ہے کہ کوئی عمارت اونکی برابری کرے ※

کہتے ہین کہ اواخر ایام سلطنت مین **سیساسٹرس** کو بہت غرور ہوگیا تھا یہانتک کہ جو بادشاہ مغلوب ہوکر اوسکی قید مین پڑے تھے اونسے اپنا رتھہ کھنچواتا تھا ایکدن اونہین سے کوئی بیچارا گردش کا مارا رتھہ کے پہیے کی طرف دھیان لگا کے دیکھہ رہا تھا کہ بادشاہ کی نظر اوسپر پڑگئی پوچھا کہ باعث اتنے دھیان لگا کے دیکھنے کا کیا ہے اوسنے کہا ای شاہ عظمت پناہ اس پہیے کی گردش زمانہ کے انقلاب کو مجھے یاد دلاتی ہے اپنی چشم عبرت بین سے دیکھہ لے کہ جیسے اس پہیے کا ایک ایک حصہ کبھی اوپر جاتا ہے اور کبھی نیچے آتا ہے اسیطرح زمانہ آدمی کو کبھی

تخت سلطنت پر بٹھاتا ہے اور کبھی حضیض نکبت مین ڈالکر حلقہ بگوش بناتا ہے
سیسا سترس کے دل پر اس بات سے ایسا اثر ہوا کہ پھر کسی قیدی سردار سے اپنا
رتھ نہ کھنچوایا اِس زبردست بادشاہ کے عمدہ کامون مین سے یہہ ہین کہ مصر کی
ولایت ضلعون مین تقسیم ہوئی اور ارکان ریاست اور مجتہدان ملت کو جاگیرین ملین
اور جو بدعتین کہ مطلق العنان بادشاہون کے عہد مین ہوا کرتی ہین وہ بھی آسان
طریق سے کچھہ کچھہ موقوف ہوگئین *
سیسا سترس نے بہت دنون تک عظمت اور شوکت کے ساتھہ سلطنت کرکے
اپنے تئین ہلاک کیا اسکا سبب معلوم نہین ہوتا مگر مصر کے مشایخون نے اپنی طبیعت کی
ونیت سے اوسکے ہلاک ہونیکے طور کو بہت بڑھا کے لکھا ہے *

ذکر ملکہ سیمیرامس

مورخ ایسا قیاس کرتے ہین کہ سلطنت کی بنیاد دنیا مین سب سے پہلے
آسیریا مین قایم ہوئی لیکن بہ نسبت مصر کے اس سلطنت نے بہت آہستہ زور پکڑا
اور اوسکے فرمانرداؤن کا طور بادشاہونکا سا نہ تھا محض ایسے تھے جیسے آوارہ قومون کے
رئیس ہوتے ہین اس پہلی سلطنت کی بنا ایشیا کے وسط مین نمرود نے قایم کی تھی
جسے بال اور بیل اور بیلس بھی کہتے ہین اِن سب لفظون کے معنی حاکم کے ہین
اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ سردار ایسی قوم کا تھا جو ہنوز ایک جگہہ جمکر سکونت نہین

نہوئے تھے جیسے کہ اب بھی تاتاری اور خاص امریکہ کے لوگ ہین معلوم ہوتا ہے
کہ گذرے زمانہ مین کسی وقت رود دجلہ اور دریاے فرات کے کنارہ پر تین
سلطنتین قایم ہوئی تھین ایک اسِریا کی دوسری بابلستان کی تیسری
میسوپوطامیا کی جسے اب دیار بکر کہتے ہین اور ان تینون سلطنتونکے عروج کا
حال تواریخون مین بہت کم پایا جاتا ہے +

اسِریا کی سلطنت نے ایک بادشاہ کے وقت مین جسے نینوس کہتے ہین
شہرت حاصل کی اور اوس بادشاہ کے عزم سیمیرامس کی مہمون سے ایسی مطابقت
رکھتے ہین جس سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ دونو ایک ہی شخص سے ہوئے ہین غالبًا جو مہمین کہ
مصر کے بادشاہ نے کی تھین اونکو اسِریا والے اپنے بادشاہ سے منسوب کرتے ہین مگر
جس حد تک کہ تحقیقات پہنچی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسِریا کے بادشاہون نے
بابلستان اور دیار بکر اور ایران کو اپنی قلمرو مین داخل کر لیا اور بابل کے
شہر کو بگاڑ ڈالا تھا اس گمان سے کہ مبادا نینوا کی ہمسری کرنے لگے جسے رود دجلہ
کے کنارے نینوس بادشاہ نے بسایا تھا اور یہہ بادشاہ بڑا صاحب ہمت تھا ایشیا
کے وسط مین کئی ریاستونکو اوسنے مطیع کیا اور باختر کی مرز و بوم پر چڑھ گیا لیکن اوس
علاقہ مین جو بڑا نامی قلعہ تھا اوسمین ایسا مقابلہ پڑا کہ مدت تک قدم آگے نہ بڑھا سکا
اور قریب تھا کہ مایوس ہوکر محاصرہ سے باز آئے لیکن اوس وقت کسی نے خبر دی کہ آپ کے
بڑے سرداروںمین سے ایک کی بی بی نے ایسا منصوبہ کیا ہے جس سے قلعہ بہت جلد

ٹوٹ سکتا ہے اس بات سے بادشاہ کے ٹوٹے دلکو استحکام ہوا اور فوراً حکم دیا کہ کوئی جائے اور اوس بی بی کو جلد حضور مین لائے سیمیرامس اب تک گمنام تھی اسوقت سے نام آور ونمین داخل ہوئی جسطرح کہ ملک روس کی شاہزادی پہلی کاتھرین کے ماباپ غریب تھے وہی حال اسکابھی معلوم ہوتا ہے لیکن پیچھے سے فضول گویون اور مداحون نے اوسکے باپ کے خاندان کو ایسا بڑھایا کہ اسیریا کے دیوتاؤن سے منسوب کیا ہے اور اوسکا ایک قصہ بنالیا ہے +

غرض اس عورت مردانہ نے اپنی فراست سے قلعہ کی وہ طرف جدھر سے حملہ خوب کارگر ہوسکتا تھا تجویز کرکے ایک فوج جرار کے ساتھ خود عزیمت کی قلعہ نشین اوس برج کو اپنے زعم مین مستحکم جان کر اودھر سے غافل تھے اسکے منصوبہ کا تیر ٹھیک نشانہ پر بیٹھا اور حصار جلد ہاتھ آیا نینوس بادشاہ اس فتح غیر مترقبہ سے اپنے جامہ مین پھولا نسمایا اور سیمیرامس کی زیرکی اور شجاعت کا مفتون ہوا بادشاہ زبردست تھا آخر اوس گنج خوبی کو اوسکے شوہر سے چھڑاکے اپنے قبضہ مین لایا اور حرم مین داخل کرکے اوسے اپنی حشمت اور شوکت کا شریک بنایا بعد اس واقعہ کے یہہ بادشاہ اپنے نینوا شہر کی آراستگی مین بہت جی دیتا تھا اور نہایت ذوق وشوق سے امید اپنے دلمین رکھتا تھا کہ یہہ شہر ہمیشہ تک دارالقرار ایشیا کی وسیع سلطنت کا رہیگا از انجاکہ اس سرائے فانی سے ایکدن سب کو کوچ کرنا ہے اوس بادشاہ نے کچھہ روز مین رحلت کی اور مرتے وقت اپنی بیگم کو محافظ تخت وتاج کا بنایا اور شاہزادہ نینیاس

خورد سال کو کہ سلطنت کا وارث تھا اوسکے حوالہ کیا ملکہ عدو شکن نے اپنے شوہر
کی شفقت اور محبت کا حق ادا کرنیکے واسطے اوس مقام پر جہاں اوسکی لاش مدفون تھی
ایک شاندار عمارت عالیشان تعمیر کی چنانچہ وہ مقبرہ مدت تک قایم رہا اور اوسکی سلطنت
کی بزرگی اور شہر کی عظمت کا نشان تھا *

ملکہ سیمیرامس نے امورات ریاست مین مختار کل ہو کر شوہر سے زیادہ
نیکنامی پیدا کی اور بابل کے شہر کو از سر نو آراستہ اور مستحکم کرنے کا ارادہ کیا اور
اس ارادہ کو یہان تک پہنچایا کہ اکثر مصنف اوسکو بانی اس بڑے قدیم شہر کا بتاتے
ہین نینوس بادشاہ کی فتح سے پیشتر یہہ شہر ویرانہ دریاے فرات کے کنارہ پر
مینار بابل کے گرد چند جھونپڑیوں سے زیادہ نہ تھا اس ملکہ عالی ہمت نے اسکو استحکام
دیا اور دریا پر پل بنایا اوس سے پہلے کسی پل کا ذکر تواریخ مین نہین پایا جاتا ہے اور مورخون
نے لکھا ہے کہ وہ عمارتین جنکے سبب سے بابل کا شہر عالم کی تماشاگاہ گنا جاتا تھا اسی
ملکہ نے بنوائی تھین مگر یہہ صریح غلطی ہے البتہ آغاز اوسنے کیا تھا مگر اوسکے منصوبونکا انجام
بخت نصر سے ہوا اوس ملکہ نے بابل کی مضبوطی کے بعد جو اوسکا دوسرا پایہ تخت تھا
اپنے شوہر کی مثال ملکونکی تسخیر مین ہمت مصروف کرکے ایشیا کے وسطی ملکونکو لے لیا
مگر ان مہمونمین سپاہ کا بندوبست ایسا سخت کیا اور اسطرح کی بدوضعی اور ناہنجاری
اختیار کی کہ تمام فوج کا دل اس سے بگڑ گیا اور عین فتح کے ہنگامہ مین فوج کی دلجوئی کا
تدارک اوسے کرنا پڑا اوسکی اخیر مہم ہندوستان پر تھی مگر وہان اوسکی کچھ پیش

نہ گئی بلکہ اوسکی غیبت مین خود اوسکے ملک کے اندر سرکشی اور فساد اُٹھہ کھڑے ہوئے
ندان اوسکے بیٹے نیناس نے لوگونکو لگا کے اوسے مروا ڈالا *

ملکہ سیمیرامس کے قتل کے بعد نیناس تخت پر بیٹھا مگر یہہ شہریار اور
اوسکے جانشین بڑے کاہل الوجود تھے آپ محل مین پڑے رہا کرتے تھے اور امور
سلطنت کا بندوبست وزیرون پر چھوڑ رکھا تھا اس سے اونکی بادشاہت مین
ضعف آگیا اور اس نسل کا اخیر بادشاہ ساردانا پالوس ایسا پوچ تھا کہ اوسکی
رعیت نے اوس پر بلوہ کیا اور وہ اپنے تئین آپ مارکے مرگیا اوسکی وفات کے
بعد سلطنت مین سے دو ریاستین ہوگئین ایک کا پایہ تخت نینوا ہوا دوسری کا
شہر بابل *

ذکر کیخسرو

۵۹۹ سے ۵۲۹ برس کا حال قبل مسیح

جن دنون کہ اسیریا اور بابلستان کی سلطنتونکا عروج تھا فارس کے
لوگ اون دونون مین سے جسکا غلبہ دیکھتے تھے اوسکی اطاعت قبول کرتے تھے مگر حکومت
اپنے ہی ملک کے سرداری رکھتے تھے پیچھے رفتہ رفتہ اونکا ملک میدیا کی سلطنت کا
صوبہ ہوگیا لیکن اونکا رئیس مغلوبونکی طرح نہ گنا جاتا تھا بلکہ رفیق کے طور پر تصور کیا جاتا
تھا کمبائیسس نام اقلیم پارس کا ایک چھوٹا رئیس شاہ میدیا کی بیٹی مان دالی

سے منسوب تھا اور شاید اسی پیوند کے سبب سے ملک فارس کی صوبہ داری اوسکے نامزد
تھی القصہ خسرو نامی بادشاہ ان دونو سے پیدا ہوا اور اوسکی ولادت کے وقت ایشیا
کی ریاستون کا یہہ حال تھا کہ اگر کوئی صاحب عزم ہوتا تو انہیں جلد فتح کر لیتا چنانچہ
بابلن کی سلطنت جو بخت نصر کی قابلیت سے عروج کو پہنچی تھی اوسوقت خود اپنی بزرگی کے
بوجھہ سے متزلزل ہو رہی تھی اور مغربی اقطاع مین لیدیا کے رئیس یہہ عزم کر رہے
تھے کہ اپنی سلطنت جدی قایم کیا چاہیے لیکن یونانی ایشیا می کو جنک مین اپنا دخل
کر کے آنکا قدم آگے نہ بڑھنے دیتے تھے اور ایشیا کے وسطی اقطاع مین حکومت کا کوئی
طور نہ تھا سب رئیس آپسمین نا اتفاقی رکھتے تھے *
ایسے وقت یہ کیخسرو فارس کے ملک مین تربیت شایستہ پا کر صاحب لیاقت
ہوا اور جب اپنے نانا کے پاس گیا وہان اوسکی اس بات مین بڑی نیکنامی
ہوئی کہ عیش و آرام سے نفرت کرتا تھا اور اپنے بزرگون اور افسرون کی اطاعت
اور فرمانبرداری کو سب پر مقدم جانتا تھا کچھہ دن بعد پھر فارس مین چلا آیا
اور جب استیاجس کے تخت پر اوسکا ماموں کیاکزارس بیٹھا اور دشمنون
نے اوسے سب طرف سے گھیرا تب کیخسرو اوسکی مدد کو آیا مخالفون مین اگرچہ
بابلستان اور لیدیا کے بادشاہ بڑے زبردست تھے مگر آرمینیا کا بادشاہ جو پہلے
میدیا کے تخت نشینون کا باج گزار تھا زیادہ تر شورش پر آیا *
کیخسرو نے میدیا مین پہنچتے ہی آرمینیا پر فوج کشی کی اور یکبیک

حملہ لاکر دشمن کو مع اوسکے زن و فرزند کے اسیر کیا لیکن کمال مروت اور فتوت سے کہ اوس زمانہ کے لوگون مین کم پائي جاتي ہے اوکي جان اونھين بخشي بلکہ نہايت شفقت سے اوسکے ساتھہ پيش آيا اور اس حسن سلوک کا يہہ نتيجہ پايا کہ آرمينيا کے لوگ دل و جان سے اوسکے رفيق ہوگئے اور اگلي فتوحات مين بہت کام آئے +

اوس زمانہ نيرگ لسار بابلستان کا بادشاہ تھا اور بخت نصر کے بيٹے مرداداخ کو مارکے تخت پر بيٹھا تھا وہ آرمينيا والون کي شکست ديکھکر اپنے جي مين ڈرا اور ليديا کے بادشاہ قريصص کو اپني رفاقت کے واسطے بلاکے لڑائي کے ميدان مين آيا اس ارادہ سے کہ فارسيون کي بناے سلطنت کو ايکبارگي ڈھا دے اگرچہ اسقدر سرگرمي سے سامان لڑائي کا ہوا ليکن عجب ہے کہ دونو مخالفون کو مقابلہ مين آتے آتے تين برس لگ گئے بابلستانيون کي طرف سپاہ کا ہجوم بہت تھا مگر لوگ مختلف قومون کے زبانين جدا گانہ رکھتے تھے اور آپس کے رسم و آئين سے بيگانہ تھے اسليئے باہم اتفاق نرکھہ سکے اسي سے اونکے بادشاہ نے لڑائي مين پيش قدمي نہ کي اور يہي اوسکي خرابي کا سبب ہوا کيونکہ کثرت سپاہ کي دشمن کے دل مين رعب پيدا کرتي ہے اور نتيجہ فتح کا بخشتي ہے اگرچہ کيخسرو جانتا تھا کہ دشمن کي طرف تير انداز اور فلاخن اندازون کا ہجوم ہے ليکن شجاعت سے دفعتہً اپنے سپاہيون کو جمع کرکے مقابلہ پر آيا اور پہلے ہي حملہ مين

دشمن کي صف پر غالب ہوا تمام فوج پریشان ہوگئي اور اونکا بادشاہ میدان
مین مقتول ہوکر گرا قریصص نے بازي کو ہارا ہوا جان کے جو سپاہ کہ متفرق
ہوگئي تھي اوسکو جمع کرکے اپنے لشکر کي راہ لي مگر وہان اوسکو کچھ پناہ نہ ملي کیونکہ
ہرقانیا کے لوگ رات مین کَیخُسرو سے آن ملے اور اوسنے اونکي مدد سے
دوسرے دن پھر حملہ کیا تب قریصص بڑي مشکل سے نجات پاکر لیدیا کو بھاگ گیا*

نیرگ لسار کے بعد لبور وشور شاد بادشاہ ہوا اوسکے عہد مین
بابلستان کے دو امیر سرکشي کرکے فارسیون سے جا ملے*

لبور وشور شاد بڑے زور و شور سے بے انتہا سپاہ لیکر اونکي سرزنش کو
گیا لیکن کیخسرو نے اوسے شکست فاش دي اور فارسیون نے شہر بابل تک
تعاقب کرکے دشمن کے ملک پر ہاتھ لوٹ کا دراز کیا لیکن ایک حملہ سے ہي سے
ملک ہاتھ نہین آتا ہے اسیواسطے کیاکزارس میدیون کا بادشاہ جو اوسکا
ماموں تھا اوسکي مدد پر آیا اور صلاح دي کہ محصورون کے ایک ایک قلعہ کو سر
کرکے سب طرف سے بابل کے شہر مین ہي بند کیا چاہیئے اس مشورہ کو کیخسرو
نے پسند کیا اور تھوڑے عرصہ مین تمام قلعون پر جو بابل کے شاہراہ مین
تھے تصرف کرلیا اس عرصہ مین بابلستانیون نے لبور وشور شاد کو
تخت سے اوٹھا کر خاندان قدیم سے بخت نصر کے پوتے نابوناديوس
کو اپنا بادشاہ بنایا*

اس بادشاہ کو بیل شتصر بھی کہتے تھے شروع سلطنت مین فارسیون کا اوسنے خوب مقابلہ کیا اور اپنے رفیق قرِیصَص کے پاس جاکر اوسکی مدد سے مغربی ایشیا کے بڑے بڑے قومون کی بہت سپاہ جمع کی بلکہ مصر سے بھی کمک آئی ان تیاریون کے بعد اوسنے قرِیصَص کو تمام فوج کا سردار کرکے بابل کی طرف مراجعت کی +

کیخُسرو نے یہہ خبر سنکے اپنی فوج کے دو گروہ کیئے ایک کو کیاکزارس کی سرداری مین میدیا کی حفاظت کے واسطے چھوڑا اور دوسرے کو ساتھہ لیکے غنیم سے لڑنے آیا لیدیا کے ایک شہر تھیاتیرہ پر کہ وہان کی دارالسلطنت سارڈِس سے بہت فاصلہ پر نہ تھا مقابلہ ہوا قرِیصَص نے اپنی فوج کو دونو بازؤن کی طرف دور تک پھیلا دیا اور مصریون کو مع چند گروہ چیدہ سپاہیون کے بیچ مین رکھہ کے حملہ کیا مگر جب لیدیا کے سوار میدان مین آئے فارسیون کے تیرانداز شترسوارون کے مقابل ہوئے گھوڑے اون اونٹون کی عجیب شکل دیکھہ کر چونکے اور فوج مین بے انتظامی ہوئی کیخُسرو نے قابو پاکر حملہ کیا اور غنیم کے سوار جلد میدان سے بھاگ نکلے تب فارسیون کے گردون سوار نے دشمن کی سپاہ کے بازؤن کو بھی حملہ کیا اور اونکو بھی شکست دی خُسرو نے سمجھا کہ فتح ہوگئی اسلیئے جلدی سے بھاگتے ہوؤن کے متعاقب ہوا مگر اس دھوکے سے قریب تھا کہ جیتی بازی ہاتھہ سے جاتی رہے کیونکہ جب وہ اودھر کو گیا تھا فارسیون کے ایک

گروہ نے مصریون پر حملہ کیا اور اونکی بڑی بڑی ڈھالون پر انکے ہتیار کچھہ کارگر نہوئے اسواسطے انکی تو کچھہ نہ بن آئی اور ادہر سے اونھون نے قابو پاکر مارنا شروع کیا فارسیون کی فوج پریشان ہونے لگی مگر خسرو کا طالع یاور تھا اوسی ہنگامۂ زد و خورد مین وہ خود آگیا اور یہہ ماجرا دیکھہ کے مصریون کی فوج پر یک بیک پیچھے سے آن پڑا انھون نے بھی کمال شجاعت سے دو طرفہ میدان کیا اور خوب لڑائی لی لیکن آخر کو عہد و پیمان سے جنگ موقوف ہوئی تب خسرو کی ملازمت اون لوگون نے بھی اختیار کی مگر یہہ شرط کرلی کہ ہم قریصص کے مقابلہ مین کبھی مقاتلہ نکرینگے ٭

لیدیا کی لڑائی کا حال قریصص کے تذکرہ مین لکھا جائیگا اب خسرو کی دوسری فتوحات کا مذکور ہوتا ہے اس فتح نصیب بادشاہ نے ایشیا کے اکثر مغربی اقطاع کو مطیع کرکے شہر بابل کا پھر محاصرہ کیا اور بدل مشتاق اوسکے تسخیر کا ہوا وہان کا بادشاہ نابونا دیوس یعنی بیل شتصر موافق مراد اون شخصون کے نہ تھا جنھون نے اوسے تخت پر بٹھایا تھا دشمن کے حملہ کے وقت شہر پناہ کے استحکام کو اپنی پناہ سمجھکر دروازہ بند کرکے اندر بیٹھہ رہا اور ہواے نفسانی کا مغلوب ہوکے عیش و آرام مین مشغول ہوا اور مخالف کے مقابلہ پر خواہ اپنی کاہلی سے اور خواہ نامردی سے میدان مین نہ آیا بہرحال وہ شہر ایسا مستحکم تھا کہ دو برس تک محاصرہ رہا لیکن تو بھی اوسکا بال

بیکانہ ہوا گویا دشمنون کے واسطے اس مہم کا پہلا ہي دن تھا کہتے ہین کہ ملکہ سیمیرامس نے دریاے فرات پر پل باندھنے کے وقت ایک تالاب کھدوایا تھا اور بعضے یہہ روایت کرتے ہین کہ پانی کھینچنے کے واسطے ایک آبگیر بنوایا تھا خسرو نے جب دیکھا کہ شہر کسي ڈھب سے ہاتھہ نہین آتا دریا کا پانی اودھر کو کٹوا دیا اور یہہ ارادہ کیا کہ جس رات بابلستانی کسي جشن مین مصروف ہون دریا کي راہ سے اپني فوج کو شہر کے اندر لیجانا چاہیئے ؞

القصہ جب ایک بڑے جشن کي رات آئي بیل شصّر نے اپنے ارکان ریاست کي خوب تیاریون سے دعوت کي اور بے اعتدالي کے عالم مین حکم دیا کہ جو ظروف ہمارے بزرگ اورشلیم کي لوٹ سے لائے تھے اس مجلس مین حاضر کرو اس خوشي کے نشہ مین کہ خمار اوسکا نہایت تلخ تھا اوسنے دیکھا کہ ایک ہاتھہ غیب سے نکلا اور دیوار پر کچھہ لفظ لکھے جنکے معنی کسیکو نہ معلوم ہوئے مگر دانیال پیغمبر نے اونکو پڑھا اور یہہ تعبیر بیان کي کہ تمھاري سلطنت پر زوال آنے والا ہے چنانچہ ایسا ہي ہوا یعنی اوسي رات خسرو نے شہر مین دخل کیا اور بابلستاني کہ خواب غفلت سے بے خبر تھے فارسیون کا مقابلہ نکر سکے مگر چند امرا اپنے بادشاہ کے ساتھہ لڑکر مارے گئے اور اسطرح وہ سلطنت آخر ہوئي اس فتح کے بعد ایشیا کے وسطي ملکون مین خسرو سے کوئي لڑنے والا نرہا اور اوسنے اپنا پایہ تخت فارس کے دار الخلافہ مین مقرر کیا اسلیئے

بابل کا شہر رونق سے گر گیا کیا کہ زارس سعید یا کا بادشاہ خسرو کا
ماموں اس نئی سلطنت کا پہلا تخت نشین تھا اوسکی وفات کے بعد خسرو تخت پر
بیٹھا اور اپنی سلطنت کے پہلے ہی برس مین اوسنے یہودیون کو قید سے خلاص
کر کے کنعان کے جانے کی اجازت دی تب اورشلیم نئے سرے سے آباد ہوا *

خسرو کا آگے کچھ حال معلوم نہین ہوتا بعضے کہتے ہین کہ سعید یا کی
مہم مین مارا گیا اور بعضے لکھتے ہین کہ باقی دن اپنی زندگی کے اوسنے عیش و
آرام مین گذرانے مگر یہہ قول ضعیف ہے فی الجملہ یہہ بادشاہ اون بہادرون
مین سے گنا جاتا ہے جنھون نے اپنے عزم سے شہرت حاصل کی اور سلطنتون
کی بنیاد ڈالی اور آخر زیادتی کی ہوس مین خراب اور برباد ہوئے فقط

ذکر قریص

خطہ یونان مین آپس کے تنازع کے سبب بہت سے لوگ ترک وطن
اختیار کر کے آیونیا اور لیولیا اور قاریا مین بحر ایجین کے سامھنے والے
ساحلون پر جا بسے اور وہان تجارت اور علم و ہنر مین بہت سی ترقی کی لیکن
آپسمین بغض و حسد اتنا رکھتے تھے کہ اگر اون سب پر کوئی دشمن بھی چڑھ آتا
تو بھی متفق نہوتے جب تک کہ ایشیا مین اونکے پاس والی دوسری قومین بحر جہالت
مین ڈوبی ہوئی تھین تب تک اونکی اسطرح نبھی گئی لیکن جس وقت سے کہ

لیدیا مین ایک زبردست سلطنت قایم ہوئي اون لوگونکو متواتر حملون کے
سبب رہنا مشکل ہوا الیاطس لیدیا کا بادشاہ اونکا سخت دشمن تھا لیکن
چندے اوسکي توجہ طرف میدیا کي مہم کے مصروف تھي اس سبب سے وہ بچے
ہوئے تھے میدیا کي مہم چھہ برس تک رہي اور ایک عجیب طور سے انجام کو پہنچي
یعنے جسوقت کہ دونو طرف کي فوج لڑنے کو مستعد ہوئي اتفاق غیبي سے سورج کا
گہن ہوا اور یک بیک عالم مین تاریکي چھا گئي اس حادثہ ناگہاني سے طرفین
کے دلکو اسقدر خوف ہوا کہ فوراً صلح کرلي تھیلیس نامي ایک یوناني حکیم
میلیطوس ایشیاي کوچک کے ایک علاقہ کا متوطن اس گہن کا کئي برس
پہلے حساب کرچکا تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یونانیون نے اسوقت تک
علم ہیئت مین بہت ترقي کي تھي اور تاریخ اوس گہن کي مورخون نے ۲۸ مئي
۶۰۱ برس قبل عیسیٰ کے قرار دي ہے *

الیاطس کے بعد اوسکا بیٹا قریصس تخت نشین ہوا اور اوسنے
یونانیون کے شہر جو ایشیا مین تھے مفتوح کیئے لیکن یہہ بادشاہ ایسا
کریم و رحیم عادل اور عاقل تھا کہ وہان کے لوگونکو مطیع ہوجانے کا غم
نہوا کیونکہ جیسے باپ لڑکون پر شفقت رکھتا ہے ایسے وہ اپني رعیت پر
مہربان تھا یونان کے تمام حکیم اوسکي مجلس مین حاضر رہتے تھے وہ اونکي
نصیحتون کو مہرباني سے سنتا تھا اور اگر کسي امر مین ملامت بھي کرتے تھے

توبھی حلم کے ساتھہ اونکی بات برکات رکھتا تھا سارڈس لیدیاکے پایہ تخت کو
اوسکے عہد مین وہ رتبہ تھا جو اثینیہ کو پیچھے ہوا گویا دنیا کی تمام عقل و دانائی اور
علم و فضل کا اونس مانند مین وہ شہر مرکز تھا *
اتنی فتوحات پر قریصص نے قناعت نکرکے جزایر یونان کا عزم کیا
لیکن یہہ ارادہ اوسکا بیاس نامی حکیم کی معقول تقریر سے جو یونان کے
سات مشہور دانائونمین سے تھا فسخ ہوگیا یہہ حال اسطرح پر ہے کہ جن دنون
اوس بادشاہ کا دہ عزم تھا انھین دنونمین یہہ حکیم سارڈس کے شہر کو دیکھنے
آیا اور قریصص سے ملاقات ہوئی بادشاہ نے پوچھا یونان کی کیا خبر ہے
اوس حکیم نے جواب دیا کہ خیریت ہے مگر جزایر یونان کے رئیس لیدیا پر
حملہ لانے کی نیت سے سوار ونکے رسالہ بھرتی کر رہے ہین بادشاہ نے کہا خیر ہمارے
دیوتا آنکی ایسی ہی مت رکھین کہ وے نادانی کے ساگر مین سداڈوبے رہین
دیکھو اس حماقت کو کہ شہسواری کے فن سے محض عاری ہین اور دعوی یہہ رکھتے
ہین کہ لیدیا کے سوارون سے جو تمام ایشیا مین بے بدل ہین مقابلہ کرین حکیم نے
جواب دیا کہ جہان پناہ سچ فرماتے ہین چنانچہ مین اسکی ایک تمثیل دیتا ہون کہ لیدیا
والے فن جہازرانی سے ناواقف ہین اور جزایر یونان کے لوگ ملاحی کے ہنر مین
دنیا کے پردہ پر اپنا ثانی نہین رکھتے ہین اگر یہہ اونسے سمندر کی لڑائی کیا چاہین تو
وہ حماقت اونکی ایسی ہے جیسے یہہ انکی الغرض حکیم کے اس جواب نے بادشاہ کے دل مین

ایسا اثر کیا کہ اوسیوقت سے اوسکا ارادہ جاتا رہا +

کہتے ہین کہ سولون نام حکیم اثینیہ کے قانونونکا موجد بھی اسی بادشاہ کے عہد مین سارڈس کی سیر کو آیا تھا قریصص نے ملاقات کے وقت اپنے بزرگون کے جمع کیئے ہوئے خزانے اوسکو دکھلائے اور پوچھا کہ دنیا مین تم کس کو سب سے خوش گنتے ہو کہا اثینیہ والے طیلوس کو جسنے نیکی کے ساتھہ زندگی بسر کی اور اپنے ملک کے واسطے جان دی بادشاہ نے ناامیدی سے پھر سوال کیا کہ اچھا بعد طیلوس کے خوشترین آدم زاد کس کو سمجھتے ہو حکیم نے جواب دیا کہ کلیوبس اور بیطن دو شخص یونانی آرگاس کے رہنے والے جو حقوق فرزندی کے ادا کرنے مین جان سے گذر گئے ہین اونکو خوش جانتا ہون تب بادشاہ خشمگین ہوا اور کہنے لگا کیا مین خوش نہین ہون سولون نے آہستہ سے کہا اے بادشاہ انسان جب تک دنیا سے نیکنام نہ گذر جائے اوسے خوش نہین کہہ سکتے ہین ہر شئے کے نیک و بد کا قیاس اوسکے انجام سے کیا چاہیئے. بادشاہ نے اوس حکیم کے اس بے تکلفانہ جواب سے بہت برا مانا اور اپنی عنایت خسروانہ کے لایق نہ جانکر حضور سے رخصت کیا +

جاننا چاہیئے کہ سب یونانی سولون کی طرح نیکذات نہ تھے بلکہ اونکے اکثر بیہ شرہون نے اور اون لوگون نے جو ناحق اپنے تئین پیغمبر بتاتے تھے اور معبدون کا اہتمام رکھتے تھے اوس سادہ لوح بادشاہ کو باطل امیدین دلاکر

ایسے سبز باغ دکھلائے کہ باتون مین آگیا اور انکی غیب دانی کے دعوے باطل سے بھول کر ہلاکت مین پڑا اونکا سب سے بڑا معبد ڈیلفی کا تھا اور وہانسے ہر امر کی فال ایسی مبہم دیجاتی تھی کہ جسطرح چاہو اوسکے معنی سمجھہ لو چنانچہ اسکی ایک مثال آگے لکھی جائیگی +

قریصس نے پہلے چندمدت بڑی کامرانی سے سلطنت کی لیکن آخر کو اوسپر بڑی مصیبتین نازل ہوئین پہلا صدمہ یہہ تھا کہ عطیس اوسکا بیٹا جسکو دل وجان سے عزیز رکھتا تھا اوسکے بیٹھے ہوئے دنیا سے اُٹھہ گیا اسکا نادر قصہ یہہ ہے کہ اوسنے آگے کسی وقت خواب مین اپنے بیٹے کو دیکھا تھا کہ تیر کے نشانہ سے مارا گیا ہے اسی خوف سے ہمیشہ اوسکی بہت احتیاط کرتا اور جس امر مین کہ اوس نوع کے حادثہ کا اندیشہ ہوتا اوس سے شاہزادہ کو بچائے رکھتا لیکن عطیس نے جیسی کہ لڑکونکی عقل ہوتی ہے ایک مرتبہ نہایت شوق سے اپنے باپ کی دوراندیشی کے خلاف اَدْراطُوس فریجیا کے شاہزادہ کے ساتھہ جو اس بادشاہ کی پناہ مین آیا تھا شکار کے واسطے جانے کی تمنا کی اور بادشاہ سے اجازت لیکر جنگل مین گیا قضا کار اَدْراطُوس نے ایک جنگلی سؤر پر نشانہ مارا مگر خطا کی اور وہ تیر عطیس کے ایسا کاری لگا کہ فورًا بیجان ہوکر زمین پر گر پڑا فریجیا کا شاہزادہ ناچار تن بقضا اوس مردہ کی لاش کو اوٹھا کے قریصس کے پاس لایا اور حقیقت حال سے مطلع کر کے بصد ندامت کہنے لگا کہ یہہ گناہ اگرچہ بندہ سے دیدہ و دانستہ

نہین ہوا لیکن بادشاہ مختار ہے چاہے مارے چاہے چھوڑے ہرطرح مین اپنی جان
سے حاضر ہون بادشاہ نے جوانمردی کو کام فرمایا اور باوجود غم وغصہ کے انصاف کو
ہاتھہ سے نہ دیکر زبان سے فرمایا اے شاہزادہ تونے یہہ حرکت جان بوجھہ کر نہین کی
تیرا اسمین کیا قصور ہے یہہ حال تومجھکو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ میرا بیٹا اسطرح
تقدیر کے ہاتھہ تیر قضا سے مارا جائیگا تیرے اوپر کسی طرح قصاص لازم نہین آتا
اسواسطے مین تیرے خون سے درگذرا غرض بادشاہ نے تو اُدراطوس کی جان بخشی
کی لیکن وہ خود ایسا نادم ہوا کہ جسوقت شاہزادہ کی تجہیز وتکفین ہوچکی اپنی زندگی بیہودہ
سمجھہ کر اوسکی قبر پر اپنے تئین آپ مار کے مرگیا ✤

القصہ جب کیخسرو نے آرمینیہ کو فتح کرلیا اور بابلستانیون کو اپنا مطیع
کیا تب قریصص کو اپنی سلطنت کی طرف سے دغدغہ ہوا اسلیئے اوسنے فارسیون
کی دست درازی کے انسداد کا قصد کیا لیکن اپنے عقیدہ کے موافق اس کام مین قدم
رکھنے سے پہلے اپنے قاصد روانہ کیئے کہ ڈیلفی کے معبد سے فال لیکر آئین چنانچہ وہمنے
یہہ مبہم جواب حاصل ہوا کہ اگر بادشاہ دریاے ہلیس کے پار اتریگا جو کہ
لیدیا اور مشرقی ایشیا کے بیچمین ہے تو ایک بڑی سلطنت اسکے ہاتھہ سے اُلٹ
جائیگی اور اوسیوقت اوس معبد کے پیرزادون نے اوسے یہہ بھی صلاح دی کہ اس
کام مین یونانیون سے مدد لو ✤

اوس لڑائی کا حال اور بابلستانیون اور لیدیا والون کی شکست کا

ہونا خسرو کي تواريخ مين لکھہ چکے ہين اوسکے بعد کا يہہ ماجرا ہے کہ جب لڑائي
ہارا قريلصص اپنے پايہ تخت کو اُلٹ آيا دوسري مہم کو سال آيندہ پر ملتوي
رکھا اور نوملازم فوج کو رخصت کيا خسرو نے قابو پاکر اس قصد سے کہ اوسکے
قضيہ کو يکبارگي تمام کرے ليديا کي طرف نہضت فرمائي اور راہ کو اس سرعت
سے طے کيا کہ جب تک عين سارڈس کے ميدان مين جا پہنچا تب تک کسيکو اوسکے
آنے کي خبر نہوئي اسپر بھي ليديا والے سراسيمہ نہوئے بلکہ اپنے بادشاہ کے ہمرکاب
فارسيون کے ساتھہ لڑنے کو ميدان مين آئے آخر اُنکي شکست ہوئي اور ميدان
چھوڑکے قلعہ کي پناہ مين چلے گئے +

قريلصص کو سارڈس کے قلعہ کي مضبوطي کا بڑا بھروسا تھا اور جانتا تھا کہ
اگر جاڑے کا موسم پکڑ ليا تو فارسي خواہ نخواہ محاصرہ چھوڑکر ہٹ جائينگے اور
اس عرصہ مين کمک منگانے کي فرصت لگيگي ليکن اب ديکھيے کہ اتفاق کيا ہوتا ہے
اور خسرو کسطرح غيب سے ہدايت پاتا ہے کوہستاني مارديا ديس کا ہيرياديس
نام ايک سردار اس بادشاہ کے لشکر مين تھا ناگاہ اوسنے ديکھا کہ قلعہ سے ايک
شخص کا خود باہر گرا اور وہ ايک طرف سے جہان گذر دشوار معلوم ہوتا تھا نيچے
اوترا اور اوسے اوٹھا کے ليگيا سردار نے يہہ حال ديکھکر فوراً خسرو بادشاہ کو
اوس کيفيت سے مطلع کيا اور حکم ليکر اچھي چني ہوئي فوج کے ساتھہ اوسي راہ سے
ليکايک قلعہ پر چڑہ گيا غنيم سراسيمہ ہوئے اور قلعہ اوسي وقت ہاتھہ آيا بعد اوسکے

شہر بھی مفتوح ہوا اور فارسیون نے بڑی بیرحمی سے لوٹ مچائی بلکہ بیشمار آدمیا
قتل بھی کیئے کہتے ہین کہ قریصص کا ایک بیٹا جنم سے گونگا تھا جب اوسنے ایک فارسی
کو اپنے باپ کے تئین قتل کرتے دیکھا ایسا جوش مین آیا کہ قفل اوسکی گونگی زبان
کا خودبخود کھل گیا اور فوراً پکار اُٹھا کہ اے مردک بادشاہ پر ہاتھہ نہ اُٹھائیو*

اگرچہ خسرو ممالک شرقی کے تمام بادشاہون سے زیادہ رحم دل تھا
لیکن چاہیئے کہ نا اہلونکی تاثیر صحبت سے خالی ہو سو نہ تھا اوسنے باوجود تمام
مروت اور فتوت کے قریصص بادشاہ کو زندہ جلا دینے کا حکم دیا اور اپنے
سامھنے لکڑیون کا انبار کرواکے اوسپر کھڑا کروایا اوسوقت قریصص کو اتھینیہ
کے حکیم کا قول یاد آیا اور سولون سولون کرکے پکارا خسرو متحیر ہوا کہ یہہ
کسکا نام لیتا ہے اور کیون اوسکو پکارتا ہے مگر جب قریصص نے اوس بات کی
یاد دلائی جو سولون نے خسرو سے کہی تھی اور اوسوقت اوسے اچھی نہ لگی
تھی تب خسرو کے دل پر اوس کلام کا اتنا اثر ہوا کہ قریصص کو فوراً انبار سے اوتارا
اور جان کی امان دیکر بہت مہربانی کے ساتھہ پیش آیا*

اس ماجرا کے بعد قریصص نے خفا ہوکر اپنی بیڑیان دیلفی کے بتخانہ کو
بھیجین اور فرمایا کہ جس بت نے اپنے فریب سے مجھے اس مہلکہ مین ڈالا اوسکے واسطے
بھی نذر لایق ہے اوسوقت مندر کے پجاریون نے یہہ پوچ جواب دیا کہ ہونہار زبردست
ہے خود دیوتا بھی اوسکے تابع ہوتے ہین اور یہہ تکلیفین تمکو تمہارے بزرگ چہارپیڑھی

کے گنا ہوگئے بدلے ملی ہین تین برس تک تمکو دیوتا نے آفات سے اپنے ظل عاطفت مین رکھا علاوہ اسکے فال بھی غلط نہ تھی کیونکہ اوسکے معنی یہہ نہ تھے کہ اہل فارس پر خرابی آئیگی بلکہ سلطنت لیدیا کے زوال سے مراد تھی قریصص نے یہہ جواب تحمل کے ساتھہ سنا اور آئندہ پھر کبھی بتون کی فال پر اعتقاد نہ کیا باقی ایام زندگی خلوص باطن سے فارس کے بادشاہ کی اطاعت مین رہا اوسکی موت کا حال مورخون نے نہین لکہا کہ کسطرح ہوئی اور جسوقت کہ لیدیا کی فتح ہوئی تھی اوسیوقت ایشیای کوچک مین یونانیون کے جتنے شہر تھے وہ سب سلطنت فارس کی قلمرو مین آگئے +

ذکر زردشت

زردشت کا نام سب جگہہ مشہور ہے لیکن اوسکا تحقیق حال بہت تھوڑا ملتا ہے اگرچہ سب جانتے ہین کہ اہل فارس جو مذہب اپنے عروج کے زمانہ مین رکھتے تھے اوسکا وہی موجد تھا لیکن بعضونکا شبہہ ہے کہ یہہ طریقہ پرستش کا یا تو خود اوسی نے نکالا ہو یا اوسمین اصلاح کی ہو بہرحال قیاس غالب یہہ ہے کہ کئی سو برس پیشتر خالدیہ یعنی عراق عربی مین ایک شخص اسی نام کا ہوا تھا اوسکے ایجاد کیئے ہوئے عقیدون کو اسنے از سر نو رواج دیا اور اسی ارادہ سے اپنا نام بدل کے وہی نام رکھا اوسکی تواریخ جو یونا

اور مشرقی ملکون کی زبانون مین سے بہت نامعتبر ہے لیکن جسوقت سے کہ یہہ شخص صاحب اختیار ہوا اگر اوس زمانہ کو دیکھین کہ فارس کے ملک کی کیا صورت تھی تو البتہ کچھہ پتا لگ سکتا ہے +

جاننا چاہیئے کہ خسرو کا بیٹا کمبایُسس نام جو اوسکے پیچھے تخت نشین ہوا اپنے بھائی کو مارکے آپ بھی کسی ناگہانی اتفاق سے زخم کھاکر مرگیا اور اوسکے بعد نسل اوس خاندان کی منقطع ہوئی تب ایک مُجُوسی نے کہ شہزادہ مقتول کی شباہت رکھتا تھا اپنے تئین خسرو کا بیٹا بتایا اور کہا کہ قاتلون کے ہاتھہ سے بچ کر بھاگ گیا تھا سو اب آیا ہون اِس بہانہ سے اوسنے تخت حاصل کیا لیکن یہہ فریب جلد کھُل گیا اور وہ تخت سے خارج ہوکر قتل ہوا بعد اِسکے تاج گُستاشپ کے سرپر رکھا گیا جسے یونانی دارا حَستاسپُس کہتے ہین اور اسکے احوال مین مورخون نے بہت سے مبالغے اور غیر ممکن قصے بیان کیئے ہین مگر اصل حقیقت یہہ معلوم ہوتی ہے کہ فارسیون کے پیر مغان نے ایک فرقہ مجوسیہ اپنا مقرر کرکے لوگون مین بہت سی بزرگی اور اختیار حاصل کیا اور ہر چند کہ پیشتر سے وہان کے فرمانروا انکا زور زیادہ نہونے دیتے تھے لیکن جب اونکے گروہ کا ایک شخص فریب سے تخت سلطنت پر متصرف ہوا تب تو بالکل مطلق العنان ہوگئے اور جو دل مین آیا کرنے لگے اس سببسے رعیت بگڑ بیٹھی ملک مین انقلاب پیدا ہوا اور بعینہٖ فارس کی وہی صورت ہوگئی جو بادریہ کے

تسلط کے وقت مین روم کی ہوئی تھی اور تیس برس تک لڑائی رہی تھی
غرض زردشت نے تو اون لوگون کی قوت مذہب کی طرف سے توڑلی شروع
کی اور ملکی اختیارات مین گشتاشپ انکی کمر کے درپے ہوا اسطرح ان دونو
کی جانفشانیون سے اوس قوم کی حکومت کی بنیاد ڈھے گئی اور زردشت کے
مذہب نے فارس مین رواج پایا اور مجوسیون پر بڑے بڑے ظلم پہنچے +

مشرقی ملکون کے اکثر مورخ لکھتے ہین اور ظاہرا صحیح معلوم ہوتا ہے
کہ زردشت نے دین برحق کے کچھ اصول یہودیون کے کسی پیغمبر سے سیکھہ لیئے
تھے چنانچہ بعضے دانیال کو اوسکا ہادی قیاس کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
زردشت مجوسیون کی قوم کا بڑا دشمن تھا غالبًا اسلیئے کہ انھون نے
اوس پیغمبر کو شیرون کے غار مین ڈالدیا تھا غرض کچھہ ہو یہہ بات تحقیق ہے
کہ زردشت کا مذہب یہودیون کے مذہب سے بہ نسبت مشرب دوسرے
بت پرستون کے زیادہ ملتا ہوا ہے اوسکے دین مین خداے واحد کو مانتے
ہین اور عاقبت کے باب مین اوسی طور کے عقیدے رکھتے ہین بت پرستی
بہت منع ہے مگر اتنی اوسکی غلطی ہے کہ سورج اور آگ کی پرستش جایز رکھی
اور کہا ہے کہ ذات باری کے ظہور کا انہین کمال پایا جاتا ہے اسواسطے پوجنے
کے قابل ہین اور یہہ بھی اوسکے مذہب کا عقیدہ ہے کہ شیطان بدی کا فاعل ہے
اور خدا نیکی کا اور شیطان کو بدی مین اتنی ہی قدرت ہے جتنی خدا کو

نیکي مین ہے مگر آخرت کے دن شیطان مغلوب ہوگا اور زندان مین ڈالا
جائیگا زردُشت کے مذہب کو ممالک مشرقي مین پارسي یعنی گبر جو آتش پرست
ہین اب تک مانتے ہین القصہ جب اسنے اس دین کي تلقین کرني شروع
کي تھي اوسکے پانچ برس بعد کسي بت پرست قوم کے بادشاہ نے اس
عداوت سے کہ یہہ اوس مشرب کے برخلاف تھا قتل کر ڈالا اور یونہ
اوسکا قصہ تمام کیا فقط

۴۶۶۳